## سوال

(202)امام بخاریو مسلم ۔ ترمزی ۔ نسائی ۔ دارمی ۔ ابن ماجہ مقلدتھے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب حنفیاں میں لکھا ہے ۔ کہ امام بخاریو مسلم ۔ ترمزی ۔ نسائی ۔ دارمی ۔ ابن ماجہ وغیرہ امام شافعی کے مقلد تھے ۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری وغیرہ سب اہل حدیث تھے ۔ جوانھیں شافعی کا مقلد کہتا ہے اس نے کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی ۔ یہ تو کئی جگہ امام شافعی کی تردید بھی کرتے ہیں ۔

### تشریح

امام بخاری کا مجتہد ہونا اور امام شافعی کا مقلد نہ ہونا اس طور پر ثابت ہے کہ صحیح بخاری میں امام شافعی سے آپ نے کچھ اخذ نہیں کیا ۔ صرف ایک جگہ بلفظ ابن ادریس ان کا نام تو لیا ہے ۔ مگر نہ ان سے کوئی حدیث لی ہے ۔ اور نہ کوئی کسی اجتہادی مسئلہ میں ان کی پیوری ہے ۔ اور نہ کسی جگہ میں ان کا نام لے کر کسی مسئلہ میں ان کی تسیند کی ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ امام شافعی کو لائق اتباع وباخذ روایت نہیں سمجھتے تھے ۔ اگر ایسا سمجھتے تو ان کی روایت کو ترک نہ کرتے ۔ پس باوجود ثقہ ہونے امام شافعی کے ان سے امام بخاری نے کوئی حدیث روایت نہیں کی ۔ تو پھر وہ امام شافعی کو اپنا امام کعب سمجھ سکتے تھے ۔ اور ان کی تقلید کیسے اختیار کر سکتے تھے ۔ اگر امام بخاری امام شافعی کے مقلد ہوتے ۔ تو امام شافعی سے کسی مسئلہ میں اختلاف نہ کرتے ۔ جیسا کہ بہت سے مسائل میں آپ نے اامام شافعی سے اختلاف کیا ہے ۔ مثلاامام شافعی فرماتے ہیں کہ انسان کے بال بدن سے جدا ہونے پر نجس وناپاک ہوجاتے ہیں ۔ اور جس پانی میں وہ بال پڑجایئں وہ پانی ناپاک اور پلید ہوجاتا ہے ۔ سوامام بخاری نے اس قول کو اپنی کتاب میں رد کیا ہے ۔ اور اس پانی کا پاک ہونا اختیار فرمایا ہے ۔ چنانچہ عینی نے شرح بخاری میں فرمایا ہے ۔ ''یعنی ابن ابطال نے کہا ہے مرادامام بخاری کی شافعی کے قول کو رد کرنا ہے ۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ وضو میں تمام سر کا مسح کرنا واجب نہیں ہے بلکہ ایک دوبال کا مسح بھی کافی ہے ۔ سوامام بخاری نے اس قول کا خلاف کیا ہے ۔ اور اس کے مقابلے میں امام مالک کا وہ قول وارد کیا ہے جس سے بعض حصہ سر کے مسح کا عدم جواز معلوم ہوتا ہے ۔ امام شافعی کا قول ہے کہ سونے چاندی کی ذکواۃ میں صرف دینار درہم لیئے جایئں نہ کے ان کی قیمت کے کپڑے سوامام بخاری نے اس کا خلاف کیا ہے ۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ کپڑے وغیرہ بھی زکواۃ میں لینے درست ہیں ۔ چنانچہ بخاری میں باب العرض فی الذکواۃ کا باب باندھا ہے ۔ علامہ عینی اپنی شرح میں لکھتے ہیں ۔ کہ اس حدیث کے ساتھ ہمارے لوگوں (یعنی حنفیہ) نے دلیل پکڑی ہے ۔ اس پر کہ زکواۃ میں قیمت دینی جائز ہے ۔ اور اسی واسطے ابن

رشید نے کہا کہ بخاری اس مسئلہ میں باوجود یہ کہ حنفیوں کے ساتھ بہت مخالف ہیں موافق ہوگئے ہیں۔ اور کرمانی شرح بخاری نے کہا ہے۔ کہ امام شافعی کے نزدیک زکواۃ میں قیمت دینی جائز نہیں ہے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جیسا امام مالک کا قول ہے۔ کہ ایک شہر کی ذکواۃ دوسرے شہر کے مسکینوں کے واسطے منتقل نہ ہو۔ سو امام بخاری نے اس کا خلاف کیا۔ اور اپنی صحیح میں فرمایا کہ جہاں کہیں فقیر ہوں۔ ان کو زکواۃ دی جائے چنانچہ لکھا ہے۔

باب اخذ الصدقة عن الاغنياء ورده على الفقراء حيث كانوا

علی ھذا القیاس صحیح بخاری میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں۔ پس ان مثالوں کو دیکھ کر کوئی منصف مزاج یہ نہیں کہہ سکتا کہ امام بخاری امام شافعی ے مقلد تھے۔ ہاں یہ بات مسلم ہے کہ امام بخاری کو بہت سے مسائل میں امام شافعی کی رائے سے اتفاق ہے۔ مگر چونکہ کئی ایک مسائل میں ان کو امام شافعی سے اختلاف بھی ہے۔ لہذا اس امر کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان مسائل اتفاقیہ کے لحاظ سے امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد ٹھرایا جاوے۔ اور ان مسائل اختلافیہ کے لحاظ سے ان کو تارک تقلید امام شافعی نہ خیال کیا جاوے۔ یہ ترجیح بلا مرجح ہے۔ جس کا کوئی عقل وانصاف والا قائل نہیں ہوسکتا۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

## جلد 01 ص 384

## محدث فتویٰ